حضرت ابوبکر صدیقؓ اور قرابت رسول ﷺ

* پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر
* ڈاکٹر میمونہ تبسم

نام ونسب اور پیدائش:

آپ کا نام عبداللہ ہے، آپ کا نسب نامہ اس طرح ہے:

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی۔

آپ کا سلسلہ نسب آٹھویں پشت میں مرہ بن کعب پر رسول اللہ ﷺ سے جاملتا ہے۔

آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ جس کے معنی نوجوان اونٹ کے ہوتے ہیں۔ عرب کے بچوں کا نام بکر رکھتے تھے، ایک عظیم قبیلے کے جدامجد کا نام بکر تھا۔

آپ کی ولادت عام الفیل کے دو سال چھ ماہ بعد ہوئی اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دو سال چند ماہ بعد ہوئی، انہوں نے مہینوں کی تعیین نہیں کی۔ (۱)

والدین:

آپؓ کے والد کا نام عثمان بن عامر بن امر ہے۔ ان کی کنیت ابوقحافہ ہے، یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ اور والدہ کا نام سلمہ بنت صخر ہے ان کی کنیت ام الخیر ہے۔ یہ اسلام کے ابتدائی دنوں میں اسلام لا چکی تھیں۔ (۲)۔

اوصاف:

حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنی قوم میں عزت وشرف کے مالک تھے۔ اور آپؓ کے اوصاف کے بارے میں راویوں کی زبانی جو پتہ چلا ہے وہ یہ ہے کہ: آپ زردی مائل سفید تھے، قدوقامت اچھا معتدل تھا، دبلے پتلے ہلکے رخسار، پیٹھ خم دار، ازار کمر سے سرک جایا کرتی تھی، چہرہ پر گوشت کم تھا، آنکھیں دھنسی ہوئیں، ناک

* چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف سرگودھا
* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج برائے خواتین لاہور

اونچی، پنڈلیاں پتلی، رانیں مضبوط، پیشانی ابھری ہوئی، انگلیوں کے جوڑ نمایاں تھے، آپ داڑھی اور سفید بالوں میں مہندی وکتم (ایک قسم کی گھاس) کا خضاب لگاتے تھے۔(۳)

قبول اسلام:

بعثتِ نبویؐ کے بعد مردوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ کی تعلیمات کو سن کران پر ایمان لانے کی جس خوش نصیب کو سعادت نصیب ہوئی وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ بعثتِ نبویؐ سے قبل بھی سید صدیق اکبرؓ صادق اور امین ہونے کے سبب آپؐ کے رفیق وساتھی رہے۔

صدیق کا لقب:

واقعہ معراج کی سب سے پہلے تصدیق کرنے والے سیدنا صدیق اکبرؓ تھے جس کے سبب صدیق کا لقب عطا کیا گیا، ہجرتِ مدینہ کے معاملات کی منصوبہ بندی آپ ﷺ نے سیدنا صدیق اکبرؓ کو اعتماد میں لے کر فرمائی اور اپنے ساتھ ہجرت کا ساتھی بنایا۔ اس کے علاوہ آپؓ کے اور بھی بہت سے لقب ہیں مثلاً عتیق، صاحب، اتقی، اوّاہ وغیرہ۔

ہجرت مدینہ:

ہجرت کے وقت پیغمبرؐ کی تمام تیاری کا ساز وسامان حضرت ابوبکر صدیقؓ کے گھر سے تیار ہوا۔ جب غارِ ثور میں پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار کے اندر تمام سوراخوں کو اپنی چادر کے چھوٹے ٹکڑے کرکے بند کردیا ایک سوراخ رہ گیا تو اس میں پاؤں ڈال دیا۔ جس کو بعدازاں اس مین بیٹھے ہوئے سانپ نے ڈس لیا، شدتِ درد کی وجہ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھوں سے آنسو نکلے تو رسول ﷺ کے چہرہ اقدس پر پڑے جو کہ آپؐ کے زانو پر آرام فرما تھے۔ آپ ﷺ کے پوچھنے پر بتایا کہ پاؤں کو کوئی چیز ڈس گئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو شفا دی۔

پیغمبرؐ کے ساتھ آپؓ کا صاحبِ غار ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے:

﴿اِلَّا تَنۡصُرُوۡهُ فَقَدۡ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذۡ اَخۡرَجَهُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ثَانِىَ اثۡنَيۡنِ اِذۡ هُمَا فِى الۡغَارِ اِذۡ يَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنۡزَلَ اللّٰهُ سَكِيۡنَتَهٗ عَلَيۡهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوۡدٍ لَّمۡ تَرَوۡهَا﴾ (۴)(

اگر تم نے اس کی مدد نہ کی تو یقیناً اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کر چکا ہے جب کہ اُسے ان لوگوں نے نکال دیا تھا جنہوں نے کفر کیا۔ (جب وہ) صرف دو میں کا دوسرا تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے

ساتھی سے کہہ رہا تھا": غم نہ کر! یقیناً اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنی طرف سے سکونِ قلب نازل کیا۔ اور اس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے)۔

ہجرت کے سفر میں پیغمبرؐ کے ساتھ جاتے ہوئے کبھی حضرت ابوبکرؓ بھاگ کر آگے ہو جاتے اور کبھی پیچھے ہو جاتے تا کہ آپ ﷺ کو دشمنوں کی طرف سے کوئی گزند نہ پہنچے۔ غارِ ثور کے اندر بھی آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ اگر یہ لوگ اپنے پاؤں کو بھی دیکھ لیں تو ہم نظر آ جائیں گے۔ اس وقت ہی آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ (غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے)۔(۵)

غزوات میں ابوبکر صدیقؓ کی رفاقت:

حضرت ابوبکر صدیقؓ زندگی کے ہر معاملہ میں پیغمبرؐ کے ساتھ رہے۔ تمام جنگوں میں غزوہء بدر، احد، خندق، حنین، وغیرہ سب میں آپؓ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ بہادر کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا: کہ آپؓ بہادر ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں بہادر نہیں بلکہ ابوبکر صدیقؓ بہادر تھے جو خطرات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے۔(۶)

مسجد نبوی ﷺ کی جگہ خرید کر وقف کی:

مدینہ میں مسجدِ نبوی کی جگہ خرید کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر اسے مسجد کے لیے وقف کرنے والے سیدنا صدیق اکبرؓ ہی تھے۔

مناقب ابوبکر صدیقؓ:

آپ ﷺ نے فرمایا ﴿لو کنت متخذا خلیلاً لاتخذت ابابکر خلیلاً﴾ (اگر میں اپنی امت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بناتا تو ابوبکر صدیقؓ ہی کو بناتا) سیدنا صدیق اکبرؓ ہی کو آپ ﷺ نے اپنی زندگی ہی میں اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کر کے سیدنا صدیق اکبرؓ کو امام الصحابہؓ بنایا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں: ﴿إن الله نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی الله علیه و سلم خیر قلوب العباد فاصطفاه لنفسه فابتعثه برسالته ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد فوجد قلوب أصحابه خیر قلوب العباد فجعلهم وزراء نبیه یقاتلون علی دینه﴾ (۷) (اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو محمد ﷺ کے دل کو سب لوگوں سے اچھا پایا تو ان کو اپنے لیے منتخب فرما لیا، پھر رسول بنا دیا، پھر محمد ﷺ کے بعد لوگوں کے دلوں کو دیکھا تو آپ ﷺ کے صحابہؓ کے

دلوں کو سب سے اچھا پایا تو ان کو اپنے نبی کا وزیر بنا دیا۔ جو اس کے دین کے لیے لڑتے ہیں۔)

جو لوگ صحابہؓ میں سے رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب تھے ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ شامل تھے۔ جنہوں نے ہر اہم مقام پر پیغمبرؐ کی مصاحبت فرمائی۔ جاہلیت میں بھی اور بعد میں جب اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو رسول مبعوث فرمایا؛ پیغمبر علیہ السلام نے جونہی آپؓ پر اسلام کو پیش کیا تو آپؓ نے کسی ردوقد کے بغیر اسلام کو قبول کرلیا۔ رسول ﷺ نے خود ارشاد فرمایا:

﴿وما عرضتُ الإسلام على أحد إلا كانت له كَبْوَة ، إلا أبو بكر ، فإنه لم يَتَلَعْثَم في قوله﴾ (۸)۔(میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی تو اس نے ابتداء میں کچھ تردد کا اظہار کیا سوائے ابوبکرؓ کے کہ جونہی میں نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو بغیر سوچے سمجھے مسلمان ہو گئے)۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا﴾ (۹)(اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تو تم لوگوں نے مجھے جھٹلایا اور ابوبکرؓ نے تصدیق کی اور اپنی جان و مال کے ساتھ میرا ساتھ دیا تم میری خاطر میرے ساتھی کو نہ ستاؤ دو دفعہ فرمایا۔ اس کے بعد ان کو تکلیف نہ دی گئی۔)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا پورا گھرانہ مسلمان ہوگیا۔ ان میں ان کے والدین، بیوی، بچے سب شامل ہیں۔ اور پیغمبرؐ نے ہجرت کے لیے خصوصی طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو روک لیا تھا۔ اور انہوں نے اسلام کی راہ میں بہت سی تکلیفیں برداشت کیں۔ ان کو ایک دفعہ تبلیغ کی بناء پر بہت زیادہ مارا گیا جس کی وجہ سے ان کا سارا جسم سوج گیا اور ان کے قبیلے کے لوگ ان کو اٹھا کر لے گئے، یہ عقبہ بن ابی معیط اور اس کے ساتھیوں نے مارا تھا لیکن جب ان کو ہوش آیا تو انہوں نے سب سے پہلے رسول ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت سے کئی لوگ مسلمان ہوئے جن میں بعض عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔ ان میں حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف شامل ہیں۔

رسول ﷺ کے آپؓ کو ہجرت سے روکنے سے قبل ایک دفعہ حالات سے تنگ آکر آپؓ نے ہجرتِ حبشہ کا سوچا جب آپؓ برک الغماد مقام پر پہنچے تو آپؓ کو ابن الدغنہ نے روک لیا اور اس نے کہا:

﴿إن أبا بكر لا يخرج مثله ولا يخرج أتخرجون رجلاً يكسب المعدوم ويصل الرحم

ویحمل الکل ویقری الضیف ویعین علی نوائب الحق ﴾(۱۰)(ابوبکرؓ آپ جیسے آدمی کونہیں نکالا جاسکتا، کیاتم ایسے آدمی کونکالتے ہو جوصلہ رحمی کرتے ہیں،لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں،غریب لوگوں کوکما کردیتے ہیں اورمہمان نوازیاں کرتے ہیں اوران کےمصائب برداشت کرتے ہیں)۔

رسول ﷺ نے ایک دفعہ ارشادفرمایا: ﴿ما لا حدعند نا ید الا وقد کا فا نا ہ ما خلا أبا بکر فأن له عند نا ید أ یکا فئه الله بها یو م القیا مة وما نفعنی ما ل أحد أ قط ما نفعنی ما ل أبی بکر ، ولو کنت متخذا ً خلیلا ً لا تخذت أبا بکر خلیلا ً ألا و ان صاحبکم خلیل اللــــــه ﴾ (۱۱)(کسی نے اگر مجھ پراحسان کیا تھا تو میں نے اس کا احسان دنیا میں ادا کردیا ہے سوائے ابوبکرصدیقؓ کے،اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ان کےاحسان کا بدلہ قیامت کودےگا۔اور مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکرؓ کے مال نے دیااوراگرمیں کسی کودوست بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا آگاہ رہو کہ تمہارا ساتھی اللہ کا دوست ہے)

ایک دفعہ پیغمبر علیہ السلام نے ارشادفرمایا﴿بینما رجل یسوق بقرة له قد حمل علیها ،التفتت الیه البقرة فقا لت انی لم اخلق لهٰذا،و لکنی انما خلقت للحرث ، فقال تکلم النا س : سبحا ن الله ! تعجباً وفز عاً أ بقرة تتکلم ؟فقا ل رسو ل الله ﷺ فانی أومن به و أبو بکر و عمر ﴾(۱۲)(کوئی آدمی گائے کو لےکر جارہا تھا تو اس پرسوار ہوگیا،وہ کہنےلگی ہم اس کے لیے پیدانہیں کیے گئے تو سننے والے لوگوں نے کہا سبحان اللہ گائے باتیں کرتی تھی؟تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں ﷺ اس پرایمان لاتا ہوں ابوبکرصدیقؓ بھی ایمان لاتے ہیں اورعمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔'' حالانکہ وہ دونوں وہاں پرموجودنہیں تھے۔)

رسول اللہ ﷺ کا ان دونوں پراتنایقین تھا کہ جو بات بھی آپ ﷺ کہہ دیں اس کو وہ مانتے تھے۔اسی طرح سے ایک بھیڑیئے کا واقعہ ہے کہ اس نے ایک بکری کو اٹھایا تو چرواہے نے بکری اس سے چھین لی تو بھیڑیئے نے بول کرکہا:اس دن کیا ہوگا جب میرے علاوہ ان کی کوئی حفاظت کرنے والانہیں ہوگا؟اس پربھی لوگوں نے کہا کہ بھیڑیا کلام کرتا تھا؟ تورسول اللہ ﷺ نے فرمایا '':میں بھی اس بات پرایمان لاتا ہوں،ابوبکرصدیقؓ بھی لاتے ہیں اورعمرفاروقؓ بھی اس پرایمان لاتے ہیں۔(۱۳)حالانکہ وہ خود وہاں نہ تھے۔

جاہلیت کے زمانے میں بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کسی بت کو کبھی سجدہ نہیں کیا تھا۔اور اس بات کا اظہار آپ ﷺ نے لوگوں کے سامنے کیا۔(۱۴)

اسی طرح سے آپؓ نے کبھی جاہلیت کے زمانے میں بھی شراب نہیں پی تھی۔حضرت عائشہؓ نے خود فرمایا": ابوبکرؓ نے شراب کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا۔نہ جاہلیت میں پی اور نہ اسلام میں۔(۱۵)

حضرت حسان بن ثابتؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خراجِ عقیدت پیش کیا ہے :

إذا تذكرتَ شجواً من أخي ثقةٍ، فاذكرْ أخاكَ أبا بكرٍ بما فعلا

(جب تمہیں اپنے کسی قابل اعتماد بھائی سے ضرورت یاد آئے تو اپنے بھائی ابوبکرؓ اور ان کے کارناموں کو یاد کرو۔)

التاليَ الثانيَ المحمودَ مشهدهُ، وأولَ الناسِ طراً صدقَ الرسلا

((میرے ساتھ) اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے رسول ﷺ کی تصدیق کی۔)

والثانيَ اثنينِ في الغارِ المنيفِ، وقدْ طافَ العَدُوُّ بهِ اذْ صَعَّدَ الجَبَلا

(اور وہ دونوں میں کا دوسرا ہے بلند غار میں جس وقت کہ دشمن پہاڑ پر چڑھے ہوئے ارد گرد گھوم رہے تھے۔)

وكان حبَّ رسولِ اللهِ قد علموا، من البَرِيّةِ لمْ يعدِلْ بهِ رَجُلا

(آپ رسول ﷺ کے محبوب تھے، لوگوں کو معلوم تھا کہ مخلوق میں آپ ﷺ کے نزدیک آپؓ کے ہم پلہ کوئی نہ تھا۔)

خَيْرُ البَرِيّةِ اتقها وأرْأفُها، بَعْدَ النبيّ، وأوْفاها بما حَمَلا

(نبی کریم ﷺ کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر، سب سے زیادہ متقی، سب سے زیادہ عدل پسند اور سب سے زیادہ اپنی ذمہ داری ادا کرنے والے ہیں۔)

عاش حَميداً، لأمرِ اللهِ مُتَّبعاً، بهَدي صاحبهِ الماضي، وما انْتَقلا(١٦)

(اللہ تعالیٰ کے حکم کی ستائش کرتے ہوئے اور ماضی وحال میں اپنے دوست رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہوئے زندگی گزاری)۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا انسان ہے جس کی نیکیاں اتنی

ہوں جتنی آسمان کے ستارے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" ''وہ عمر فاروقؓ ہیں" تو حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں کہ اے اللہ کے نبی ﷺ (ایــن ابــوبــکـــرؓ؟) میرے والد صاحب کہاں گئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" عمر فاروقؓ تو ابوبکر صدیقؓ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہے۔(۱۷)

ایک دفعہ پیغمبر ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کے گلے میں کپڑا ڈال کر سختی سے کھینچا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو اس کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر نبی ﷺ سے دور کیا۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿اَتَـقْـتُـلُـوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَ کُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ﴾ (۱۸) (کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس بات پر قتل کر دو گے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ میرا رب ہے؟ حالانکہ یقیناً وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے۔)

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے خود ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿اِنَّ الـلّٰـہَ بَـعَـثَـنِـی اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَـذَبْتَ وَقَالَ اَبُو بَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِی بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوا لِی صَاحِبِی مَرَّتَیْنِ فَمَا اُوْذِیَ بَـعْـدَھَـا﴾ (۱۹) (بے شک اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا پس تم نے میری تکذیب کی اور ابوبکرؓ نے میری تصدیق کی اور اپنی جان اور اپنے مال سے میری مدد کی تو کیا تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟ آپ ﷺ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکرؓ کو کسی نے نہیں ستایا۔)

دراصل یہ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان کوئی ناراضگی ہوگئی تو بعد میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے معذرت کی لیکن انہوں نے معاف نہ کیا تو ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا: ابوبکرؓ! اللہ آپؓ کو معاف فرمائے۔ اللہ آپؓ کو بخش دے۔

ادھر حضرت عمر فاروقؓ کو ندامت ہوئی تو وہ بھی تلاش کرتے کرتے رسول اللہ ﷺ تک پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ غصے سے متغیر ہو رہا تھا، آپ ﷺ کی کیفیت دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے ساتھی کے بارے میں ڈر گئے اور رسول اللہ ﷺ سے عرض کرنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ زیادتی میری طرف سے ہوئی ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ ارشاد فرمائے تھے۔(۲۰)

ابوبکر صدیقؓ اللہ کی رضا اور پیغمبر ﷺ کی اطاعت میں نیکی کے کاموں میں کبھی پیچھے نہیں رہتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا: تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا میں ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا تم میں سے کس نے جنازہ میں شرکت کی؟ ابوبکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکرؓ نے کہا میں نے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا آج کس نے مریض کی عیادت کی؟ ابوبکرؓ نے کہا میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِءٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ﴾ (۲۱) (جس شخص میں یہ تمام باتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا)

ایک دفعہ پیغمبر ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ کی راہ میں کسی چیز کے جوڑے خرچ کیے اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا۔ جو نمازیوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے، جو اہل جہاد میں سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے، جو روزہ دار ہوگا اس کو باب الریان سے، جو زکوٰۃ وصدقات دینے والا ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ارشاد فرمایا" :اے اللہ کے رسول ﷺ ان دروازوں سے جن کو پکارا جائے گا اس کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ لیکن کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو تمام دروازوں سے پکارا جائے؟
تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ﴾ (۲۲) (ہاں! اے ابوبکرؓ! مجھے امید ہے تم انہی میں سے ہو گے)۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت بصیرت عنایت فرمائی تھی۔ صلح حدیبیہ کے وقت صلح کی شرائط کو دیکھ کر بڑے بڑے لوگ پریشان ہوگئے تھے ان میں حضرت عمر فاروقؓ بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا": عمرؓ! وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، آپؓ کو اس معاملے کے اندر کسی قسم کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ (۲۳)

اسی طرح سے پیغمبر ﷺ کی وفات کے وقت بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے استقامت دکھائی۔ جب آپ ﷺ کا انتقال ہوگیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ پاس نہیں تھے اور حضرت عمر فاروقؓ مسجدِ نبوی میں کھڑے ہوکر خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو موت نہیں آئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ ﷺ کو اللہ نے بلایا ہے۔ آپ ﷺ ضرور لوٹیں گے اور کچھ لوگوں کے ہاتھ پیر کاٹیں گے۔

تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ حجرہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے چادر کو ہٹایا اور آنکھوں سے آنسو آگئے اور بوسہ دیا اور پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ دو موتیں طاری نہیں کرے گا۔ جو موت آنی تھی وہ آپ ﷺ کو آ گئی۔

پھر آپؓ مجمع میں تشریف لے گئے۔ حضرت عمر فاروقؓ غصے میں بولتے جا رہے تھے۔ آپؓ نے ان کو بیٹھنے کا کہا اور خود خطبہ دیا۔

﴿فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُون) وقال :"وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ (۲۴)(پس ابوبکرؓ نے اللہ کی تعریف وتوصیف بیان کی اور فرمایا اے لوگو! سنو جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا پس آپ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا پس اللہ بے شک زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی اور فرمایا اے نبی تمہیں بھی مرنا ہے اور ان لوگوں کو بھی مرنا ہے۔ اور نہیں ہے محمد مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا پھر اگر وہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو شخص اُلٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑے گا۔ اور عنقریب اللہ تعالیٰ شکر کرنے والوں کو جزا دے گا)۔

یہ سن کر سب رونے لگے اور سب کو وفات نبوی ﷺ کا یقین ہوگیا۔

ایک دفعہ حضرت عمروؓ بن العاص نے پیغمبر ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہؓ ! پھر انہوں نے پوچھا پھر اس کے بعد کون ہے؟ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا": ابوھا۔ (۲۵)

کئی موقعوں پر رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کی تعریف فرمائی۔

ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ﴾ (۲۶) (اللہ تعالیٰ ابوبکر صدیقؓ پر رحم کرے انہوں نے اپنی بیٹی کی مجھ سے شادی کر دی اور مجھے دار الھجرہ میں منتقل کیا۔)

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : کہ ایک بندے کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا کو پسند کرلے یا آخرت کو پسند کرلے تو اس نے آخرت کو پسند کرلیا ہے۔اس بات کو سن کر حضرت ابوبکر صدیقؓ رونے لگ گئے۔لوگ اس بات پر حیران تھے لیکن بعد میں پتہ چلا کہ محرم رازِ نبوت ،حضرت ابوبکر صدیقؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ جن کو اختیار دیا گیا وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے۔

﴿إِنْ يَكُنْ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ﴾ (۲۶) (اگر اللہ تعالیٰ بندہ کو دنیا اور اس چیز کو پسند کرنے کا جو اس کے پاس ہے اختیار دے تو بندہ کو وہ چیز اختیار کرنی چاہیے جو اللہ کے پاس ہے)۔

پیغمبر ﷺ کے مرض کی شدت میں بھی آپؐ نے یہ پسند فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ لوگوں کو جماعت کرائیں۔ازواجِ مطہرات نے عرض کیا کہ ابوبکر صدیقؓ نرم دل ہیں، آپ ﷺ کے مقام پر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے نہ مانا اور تیسری مرتبہ اصرار کرنے پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مروا ابا بكر فليصل بالناس﴾ ۔(۲۷) (تم یوسفؑ کی ساتھی عورتوں کی طرح ہو۔ابوبکر صدیقؓ کو حکم دو وہ جماعت کرائیں۔)

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ہی جماعت کرائی۔

پیغمبر ﷺ کی طرف سے ایسے واضح طور پر اشارے مل گئے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ خلیفہ آپؓ ہی ہوں گے۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا: ﴿إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدْرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ﴾ (۲۸) (مجھے علم نہیں میں کب تک آپ کے درمیان رہتا ہوں لہٰذا تم میرے بعد ابوبکر صدیقؓ اور عمرؓ کی اقتدا کرنا۔)

اسی طرح سے ایک دفعہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا، دیکھتا ہوں میں اپنے حوض پر کھڑا پانی نکال نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں، اتنے میں ابوبکرؓ آ گئے ،انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تا کہ مجھے آرام پہنچائیں پھر انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں ضعف تھا، اللہ ان کی

مغفرت فرمائے۔ پھر ابن خطابؓ آ گئے اور انہوں نے ان سے ڈول لے لیا تو میں نے کبھی ان سے زیادہ قوی ڈول کھینچنے والا نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر واپس ہوئے اور حوض بھرا کا بھرا رہا، اس سے پانی ابل رہا تھا۔(۲۹)

اسی طرح سے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مرض موت میں فرمایا:

تم میرے پاس حضرت ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلاؤ میں ان کے لیے ایک کتاب لکھ دوں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہے گا کہ میں (خلافت کا) زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابوبکرؓ کو چاہتے ہیں۔(۳۰)

اسی طرح سے ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي﴾(۳۱) (اگر میں اپنی امت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بناتا تو وہ ابوبکرؓ کو ہی بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہیں۔)

رسول اللہ ﷺ نے مستقبل میں اپنی موت کے بعد واقع ہونے والے امر کی خبر دی اور یہ بتلایا کہ مسلمان ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ کسی کو مسند خلافت نہیں دیں گے اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس سلسلہ میں قدرے اختلاف رونما ہوگا اور یہ سب جیسا آپ ﷺ نے خبر دی واقع ہوا، پھر لوگ ابوبکرؓ کی خلافت پر متفق ہو گئے۔(۳۲)

اسی طرح سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہی جب ہمیں صحابہ کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا تو سب میں افضل اور بہتر ہم ابوبکرؓ کو ہی قرار دیتے تھے، پھر عمرؓ بن الخطاب کو پھر عثمانؓ بن عفان کو۔ (۳۳)

اسی طرح سے ایک عورت رسول ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ پھر آنا۔ اس نے کہا اگر میں آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟ گویا وہ وفات کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ﴾ (۳۴) (اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔)

اسی طرح سے ایک موقع پر جب حضرت عائشہؓ کا ہار گم ہو گیا۔ پانی نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیات نازل کیں: ﴿فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ﴾ (۳۵) (حضرت اسید بن حضیرؓ نے کہا کہ: اے آلِ ابوبکرؓ! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے۔)

ایک بار حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ رسول اللہ کے پاس تھے اور رسول اللہ ﷺ کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے، تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ آئے اور دروازہ کھولنا چاہا تو میں نے پوچھا کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا ابوبکرؓ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ﴿ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ﴾ (۳۶) (انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی۔)

اسی طرح سے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ، عمرؓ اور عثمانؓ تھے آپ ﷺ پہاڑ پر چڑھے تو اُحد کانپ اٹھا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

﴿اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ﴾ (۳۷) (احد! قرار پکڑ کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔)

ابوبکر صدیق کا اسلام میں پہلا حج:

پیغمبر ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ۹ ھ میں امیر الحج مقرر فرمایا۔ اور آپؓ کے مکہ تشریف لے جانے کے بعد سورۃ برأت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کی اونٹنی عضباء پر سوار ہوکر جائیں۔ ذوالحلیفہ میں جاکر وہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مل گئے۔ تو انہوں نے آپؓ سے پوچھا کہ آپؓ امیر بن کر آئے ہیں یا مامور؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مامور بن کر آیا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حکم سے حضرت علیؓ سورۃ برأت کی ابتدائی آیت پڑھ کر لوگوں کو سناتے اور ان چار باتوں کا اعلان کرتے:

۱۔ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔

۲۔ آئندہ سے کوئی عریاں شخص طواف کعبہ نہ کرے گا۔

۳۔ جس کا رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ ہو وہ اپنی مدت تک رہے گا۔

۴۔ اس سال کے بعد مشرکین کو حج کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳۸)

سورۃ برأت کی پہلی آیت یہ ہے:

﴿بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (۳۹) (اعلانِ برأت ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے ان مشرکین سے جن سے تم نے معاہدے کیے تھے۔)

خلافت کے آغاز پر خطبہ:

جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ بنے تو آپؓ نے خطبہ دیا جس میں خصوصی طور پر آپؓ نے یہ

ارشاد فرمایا:

اگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو۔ اور اگر میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں ہے۔ (۴۰)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خلیفہ بننے کے بعد پیغمبر ﷺ کی اطاعت پر عمل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، چنانچہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت عباسؓ، آپؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کی میراث، باغِ فدک اور خیبر کا حصہ طلب کرنے کے لیے آئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ﴿لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْمَالِ﴾ (۴۱) (ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آلِ محمد اس مال میں سے کھائے۔)

چنانچہ اس معاملے کے بعد حضرت فاطمہؓ نے کوئی بحث نہیں کی اور فرمانِ رسول ﷺ پر عمل کیا۔

لشکر اسامہ کی روانگی:

تمام معاملات میں حضرت ابوبکر صدیقؓ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو سامنے رکھتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ۱۱ھ میں بلقاء (اردن) فلسطین میں رومیوں پر چڑھائی کرنے کے لیے مہاجرین و انصار کا لشکر تیار کیا تو ان پر حضرت اسامہؓ بن زید کو امیر مقرر کیا۔ لشکر تیار تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ تو وہ لشکر رک گیا لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زمامِ خلافت سنبھال کر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے تیسرے روز حکم دیا کہ لشکرِ اسامہؓ کو روانہ کیا جائے۔ (۴۲) چنانچہ یہ لشکر روانہ ہو گیا۔

منکرین زکوۃ، مدعیان نبوت اور مرتدین کے خلاف جنگ:

اسی طرح سے مرتدین کے معاملے میں بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بڑا مستحکم رویہ اختیار کیا۔ کئی صحابہ کرامؓ اس بات کے خلاف تھے کہ آپؓ مانعینِ زکوٰۃ سے جنگ کریں بلکہ یہ کہتے تھے کہ مال کے ذریعے ان کی تالیف قلب کی جائے۔ تاکہ ایمان ان کے دلوں میں مستحکم ہو جائے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اس مشورے کو نہ مانا بلکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ مبارک سب کو سنایا: ﴿أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ (۴۳) (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ لوگ لا الہ

الا اللہ کا اقرار کرلیں۔ جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیا اس نے اپنے مال و جان کو محفوظ کرلیا مگر یہ کہ اسلام کا حق آ جائے، اور اس کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا: واللہ میں اسے ضرور قتل کروں گا جو نماز و زکوٰۃ کے درمیان تفریق کرے گا۔ زکوٰۃ مال کا حق ہے، واللہ اگر انہوں نے بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کو زکوٰۃ میں دیتے تھے روک لیا تو میں ان سے اس کے روکنے کی وجہ سے قتال کروں گا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا: واللہ یہ تو ایسی بات ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا ہے، پھر میں نے پہچان لیا کہ یہی حق ہے۔

اس کے بعد عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مرتدین سے قتال کرنے میں ابوبکر صدیقؓ کا ایمان پوری امت کے ایمان پر بھاری ہے۔ (۴۴)

بلکہ حضرت عمر فاروقؓ سے یہ مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ مجھ سے ساری زندگی کی نیکیاں لے لیں اور مجھے اپنی زندگی کے ایک دن اور ایک رات کی نیکیاں دے دیں وہ رات جس میں آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی اور وہ دن جس دن آپؓ نے فتنہ ارتداد میں مانعینِ زکوٰۃ سے جہاد فرمایا تھا۔

اسی طرح سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے منکرینِ ختمِ نبوت کے ساتھ جنگ کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو فتح نصیب فرمائی۔ ان میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی اور طلیحہ اسدی جیسے لوگ شامل تھے۔

قرآنِ مجید میں بھی واضح طور پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر ملتا ہے۔ اللہ نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ﴾ (۴۵) (محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے۔ اور جو لوگ اُس کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت، آپس میں رحم کرنے والے ہیں۔ تم اُنہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے دیکھو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل اور رضامندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ سجدوں کے اثرات سے اُن کے چہروں پر علامات ہیں۔ اُن کی مثال تورات میں۔ اور انجیل میں یوں ہے جیسے ایک کھیتی ہے جس نے کونپل نکالی۔ پھر اُس کو تقویت دی۔ پھر وہ اور موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے۔)

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍلا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًاط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (۴۶) (اور مہاجرین اور انصار میں سے سبقت کرنے والے اور جن لوگوں نے حسن وخوبی سے ان کی پیروی کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ یہ ہے بڑی کامیابی۔)۔

﴿وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾ (۴۷) (اور جو شخص سچائی لے کر آیا اور جنہوں نے اس کو سچ مانا وہی عذاب سے بچنے والے ہیں)۔

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ﴾ (۴۸) (جب وہ صرف دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے)۔

جب رسول اللہ ﷺ کی مدافعت کررہے تھے تو قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ رہے تھے کہ:

﴿اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ﴾ (۴۹) (کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس بات پر قتل کردو گے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے؟ حالانکہ یقیناً وہ تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے)۔

عقبہ ابن ابی معیط نے جب کپڑا ڈال کر رسول اللہ ﷺ کو کھینچا تو آپؓ قرآن کی یہ آیت پڑھ رہے تھے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ کو مارنا شروع کردیا۔ اور ان کو بہت زیادہ زخمی کیا۔

بعض نے سورۃ اللیل کی ان آیات کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ آپؓ سے منسوب ہیں۔

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى﴾ (۵۰) (تو جس نے (راہ خدا میں) مال دیا اور (خدا کی نافرمانی سے) پرہیز کیا اور بھلائی کو سچ مانا اس کو ہم آسان راستے کے لیے سہولت دیں گے)۔

رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ خوش کرنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: ﴿لقد أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم أبا بكر أن يصلي بالناس وإني شاهد ما أنا بغائب ولا بي مرض﴾ (۵۱) (رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز کا حکم دیا اور میں موجود تھا اور مجھے بیماری بھی نہیں تھی)۔

ایک اور روایت میں حضرت علیؓ نے یہ ارشاد فرمایا: ﴿عن زید بن علی بن الحسین قال: سمعت أبی علی بن الحسین یقول :سمعت أبی الحسین بن علی یقول :قلت لأبی بکر: یا أبا بکر! من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فقال لی :أبوک، فسألت أبی علیا فقلت :من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال :أبو بکر. ﴾(۵۲)(حضرت زید بن حسینؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد علی بن حسین کو یہ فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنے باپ حسینؓ بن علیؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ ﷺ کے بعد لوگوں میں سے بہترین انسان کون ہے انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپؓ کے والد) پھر میں نے یہی بات اپنے باپ حضرت علیؓ سے پوچھی کہ لوگوں میں آپ ﷺ کے بعد کون افضل ہے تو انہوں نے فرمایا: اس امت میں نبی ﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ افضل شخصیت ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ﴿لاینبغی لقوم فیھم أبوبکر أن یؤمھم غیرہ﴾(۵۳)(کسی قوم کو مناسب نہیں کہ ان میں حضرت ابوبکر صدیقؓ موجود ہوں اور امامت کوئی اور کرائے)

امام جعفر صادقؒ کا قول ہے جب ان سے کسی نے پوچھا کہ تلوار کے دستے میں سونا لگایا جا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ﴿نعم قد حلی أبو بکر الصدیق سیفه﴾(۵۴)(ہاں! لگایا جا سکتا ہے، ابوبکر صدیقؓ نے لگایا تھا۔)

تو وہ شخص کہنے لگا آپؒ ان کو صدیق کہتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا: ﴿فمن لم یقل له الصدیق فلا صدق اللّٰه قوله فی الدنیا والآخرة﴾ (۵۵)(جو ان کو صدیق نہ کہے تو اللہ تعالیٰ ان کی بات دنیا اور آخرت میں سچی نہ کہے۔)

رسول اللہ ﷺ نے خود اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ: ﴿و ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة﴾(۵۶)(میرے منبر اور گھر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔)

دونوں شخصیتیں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ وہاں پر آرام فرما ہیں۔

تاریخ انسانی میں سب سے عظیم پیغمبر ﷺ کی شخصیت ہے اور آپ ﷺ کے بعد لوگوں کی محبوب ترین شخصیت حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ جن کے اخلاق و عادات پیغمبر اسلام ﷺ کی مانند تھے۔ اور انہوں نے

دین کی حمیت میں اپنا سب کچھ قربان کردیا۔ اور آپؓ کی زندگی دروس اور عبرتوں سے بھری ہوئی ہے۔ آپؓ نے کلمہء توحید کے لیے مستحکم کام کیے علم کے لحاظ سے سب لوگوں سے بڑھ کر تھے۔ متعدد آیات اوراحادیث آپؓ کی فضیلت میں موجود ہیں اور آپؓ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ آپؓ کی خلافت علی منہاج النبوۃ تھی۔ آپؓ کے پہلے خطبے سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت پر موقوف ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے تمام معاملات میں صحابہ کرام کے مشورے کو سامنے رکھا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی موت کے صدمے کے باوجود آپؓ نے اسلامی حکومت کو استحکام بخشا۔ آپؓ کے حقِ پر اثبات نے فتنہ ارتداد کو ختم کیا اور منکرینِ ختمِ نبوت کا خاتمہ کیا۔

آپؓ کے دور میں بہت سی فتوحات ہوئیں اور دیگر قوموں کے دلوں میں اسلام کا رعب جاگزین ہوا۔ آپؓ نے مفتوحہ علاقوں میں عدل وانصاف قائم کیا۔ آپؓ نے اپنی وفات سے قبل حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ بنا کر اس امت پر احسان کیا۔ آپؓ دنیا میں اللہ کے دین کی نشر واشاعت کرتے ہوئے عظیم جہاد کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (۵۷) (اے ہمارے رب ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب بیشک تو رؤف الرحیم ہے)۔

ازواج واولاد:

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چار شادیاں کیں۔ جن سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ ان کا تذکرہ حسب ذیل ہے:

۱۔　پہلی بیوی قتیلہ بن عبدالعزیٰ ہے۔ ان کے اسلام میں اختلاف ہے۔ یہ حضرت عبداللہ اور اسماء کی والدہ ہیں۔ دور جاہلیت میں آپؓ نے ان کو طلاق دے دی تھی۔

۲۔　ام رومان بنت عامر ہے۔ ان کے پہلے شوہر حارث بن سنجرہ کا مکہ میں انتقال ہوگیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان سے شادی کر لی۔ یہ بنو کنانہ بن خزیمہ سے ہیں۔ آغاز اسلام کے ساتھ ہی یہ مسلمان

ہوگئیں۔مدینہ کی طرف ہجرت بھی کی۔یہ عبدالرحمان اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کی والدہ ہیں۔۶ ہجری میں مدینہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۳۔　اسماء بنت عمیس ہے۔ان کی کنیت ام عبداللہ ہے۔یہ مسلمانوں کے دارارقم میں داخل ہونے سے پہلے مسلمان ہو چکی تھیں۔ان کے پہلے شوہر جعفر بن ابی طالب تھے۔جنگ موتہ ۸ ہجری میں جب جعفرؓ نے جام شہادت نوش کیا تو ان سے ابوبکر صدیقؓ نے شادی کر لی۔انہی کے بطن سے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔

۴۔　حبیبہ بن خارجہ ہے۔جس کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج سے تھا۔انہی کے بطن سے ام کلثومؓ آپؓ کی وفات کے بعد پیدا ہوئیں۔

فتوحات صدیقی:

رسول اللہ ﷺ نے تبلیغ دعوت الی اللہ کی ذمہ داری کو ادا فرمایا چنانچہ آپؐ نے بادشاہان عالم، زعماء وقائدین کے نام خطوط لکھے اور سفراء کو روانہ کیا۔انسانی ضرورتیں اور جاہلی عادات، نفسیاتی موانع اور مادی رکاوٹیں جو اسلام کو سننے اور سمجھنے سے مانع تھیں انہیں ختم کرنے اور راستے سے ہٹانے کے لیے فوجیں روانہ کیں۔بلکہ بذات خود آپ ﷺ نے بعض جنگی مہموں اور غزوات کی قیادت کی۔آخری غزوہ تبوک تھا جو ۹ ہجری میں پیش آیا۔ان تمام معرکوں اور غزوات میں لوگوں کو تین چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا کہ جس کو چاہیں اختیار کر لیں۔یا تو اسلام میں داخل ہو کر مسلمانوں کے بھائی بن جائیں، یا اپنے کفر پر باقی رہیں اور جزیہ، یا ان دونوں کا ہی انکار کریں اور ہمارے اور ان کے درمیان تلوار فیصل قرار پائے۔ابوبکرؓ نے اسی منہج کو اختیار کیا اور رسول اللہ ﷺ کی بشارتوں کو ثابت کر رکھانے کے لیے جو آپ نے بہت سے ممالک جیسے عراق وغیرہ کی فتح کے سلسلہ میں دی تھیں۔

حضرت ابوبکرؓ کے دور میں فتوحات دو طرح سے ہوئیں جن کو تاریخ میں فتوحات عراق اور فتوحات شام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

فتوحات عراق میں حضرت ابوبکرؓ نے ایک فوج خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں بھیجی اور دوسری فوج عیاض بن غنمؓ کی قیادت میں۔پھر انھی کے تعاون کے لیے مثنیٰ بن حارثہؓ کو بھیجا۔ان حضرات نے معرکہ ذات السلاسل، معرکہ مذار، معرکہ ولجہ، معرکہ الیس اور فتح امغیشیا، فتح حیرہ، انبار، عین التمر، دومۃ الجندل، حصید کا معرکہ، معرکہ مصیخ اور معرکہ فراض کی فتوحات کیں۔

فتوحات شام میں روم، اھل یمن، اجنادین اور یرموک جیسی فتوحات شامل ہیں۔ (۵۸)

حضرت عمرؓ کا استخلاف:

جمادی الاخری ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ بیمار ہو گئے۔ تو اسی دوران انہوں نے مہاجر و انصار میں سے کبار صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا تو خلافت کی ذمہ داری حضرت عمر فاروقؓ کو دینے کی رائے کا اظہار کیا۔

وفات:

حضرت ابوبکر صدیق کی ولادت رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے تقریباً دو سال چھ ماہ بعد ہوئی۔ آپؓ نے جمادی الاخری ۱۳ھ دوشنبہ میں وفات پائی۔ اور وفات کے وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی اور اپنے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی عمر کے موافق عمر پائی۔ آپؓ کو آپ کی بیوی اسماء بنت عمیسؓ نے غسل دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپؓ کا سر رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کے برابر رکھا گیا۔ (۵۹)

خلافت:

ان کا زمانہ خلافت ۲ سال تھا۔ مگر اس مختصر زمانہ میں بہت سی فتوحات ہوئیں اور ان کا زمانہ خلافت، عہد زریں کہلایا۔

اللہ تعالیٰ ان کو اجر جزیل دے اور جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے متبعین میں سے بنا دے۔ (آمین)

حوالہ جات

۱۔ ابن حجر، احمد بن علی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۵ء) ۱۴۴/۴۔

۲۔ ابن حجر، الاصابہ، ۳۷۵/۴۔

۳۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (دار السلام، الریاض، ۲۰۰۰ء) رقم الحدیث: ۵۸۹۵، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح (دار السلام ریاض، ۲۰۰۰ء) رقم الحدیث: ۲۳۴۱۔

۴۔ التوبۃ: (۹) ۴۰۔

۵۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۳، حدیث نمبر: ۳۶۵۲۔

۶۔ المتقی الہندی، علی بن حسام الدین، علاء الدین، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م) حدیث نمبر: ۳۵۶۹۰۔

۷۔ احمد بن حنبل، المسند (مؤسسۃ قرطبۃ، القاہرۃ) ۳۷۹/۱، حدیث نمبر: ۳۶۰۰۔

۸۔ ابن الأثیر، المبارک بن محمد الجزری، جامع الأصول فی أحادیث الرسول، (مکتبۃ الحلوانی، سوریا، ۱۳۹۲ھ) ۵۸۵/۸، حدیث نمبر: ۶۴۰۵۔

۹۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، (دار السلام، الریاض ۱۹۹۹ء) ص: ۶۱۴، حدیث نمبر: ۳۶۶۱۔

۱۰۔ حمیدی، محمد بن فتوح، الجمع بین الصحیحین (دار ابن حزم، بیروت، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ھ) ۱۴۰/۴ حدیث نمبر: ۳۳۳۲۔

۱۱۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ، السنن (دار السلام، الریاض، ۱۹۹۹ء) ص: ۸۳۴، حدیث نمبر: ۳۶۶۱۔

۱۲۔ مسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، (دار السلام، الریاض، ۱۹۹۹ء) ص: ۱۰۵۱، حدیث: ۶۱۸۳۔

۱۳۔ مسلم، الجامع الصحیح، ص: ۱۰۵۱، حدیث نمبر: ۶۱۸۳۔

۱۴۔ محمود المصری، اصحاب الرسول (مکتبہ ابو حذیفہ السلفی، ۱۹۹۹ء) ۵۸/۱۔

۱۵۔ المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر: ۳۵۵۹۸۔

۱۶۔ حسان بن ثابت، دیوان حسان بن ثابت، موقع أدب www.adab.com، ۱۶۲/۱

۱۷۔ الطبرانی، سلیمان بن أحمد، المعجم الأوسط (دار الحرمین، القاہرۃ، ۱۴۱۵ھ) ۱۵۸/۲، حدیث

نمبر: ۱۵۷۰۔

۱۸۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۸، حدیث نمبر: ۳۶۷۸۔

۱۹۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۴، حدیث نمبر: ۳۶۶۱۔

۲۰۔ ایضاً۔

۲۱۔ مسلم، الجامع الصحیح، ص: ۱۰۵۱، حدیث نمبر: ۶۱۸۲۔

۲۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۵، حدیث نمبر: ۳۶۶۶۔

۲۳۔ ابن ہشام، عبدالملک بن ہشام بن أیوب الحمیر ی المعافری، أبومحمد، السیر ۃ النبویۃ، (دار الجیل ، بیروت، ۱۴۱۱ھ) ۲۸۴/۴۔

۲۴۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۵، حدیث نمبر: ۳۶۶۷۔

۲۵۔ ایضاً، ص: ۶۱۴، حدیث نمبر: ۳۶۶۲۔

۲۶۔ ترمذی، السنن، ص: ۲۱۲، حدیث نمبر: ۳۶۴۷۔

۲۷۔ ترمذی، السنن، ص: ۹۳، حدیث نمبر: ۳۶۵۴۔

۲۸۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۹۳، حدیث نمبر: ۶۳۸۔

۲۹۔ ترمذی، السنن، ص: ۲۲۰، حدیث نمبر: ۳۷۳۵۔

۳۰۔ مسلم، الجامع الصحیح، ص: ۱۰۵۳، حدیث نمبر: ۶۱۹۲۔

۳۱۔ ایضاً، ص: ۱۰۵۱، حدیث: ۶۱۸۱۔

۳۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۶۱۴، حدیث: ۳۶۵۶۔

۳۳۔ بیہقی، أحمد بن حسین، معرفۃ السنن والآ ثار، ۹۱/۱، حدیث نمبر: ۲۷۔

۳۴۔ ایضاً، ص: ۶۲۲، حدیث: ۳۶۹۸۔

۳۵۔ ایضاً، ص: ۱۲۶۶ حدیث: ۷۳۶۰۔

۳۶۔ ایضاً، ص: ۷۸۷ حدیث: ۴۶۰۷۔

۳۷۔ ایضاً، ص: ۱۲۲۳ حدیث: ۷۰۹۷۔

۳۸۔ ایضاً، ص: ۶۱۹ حدیث: ۳۶۸۶۔

۳۹۔ ابن أبي شيبة، عبداللہ بن محمد، المصنف (دار الفکر، بیروت) حدیث نمبر: ۱۴۹۱۳۔

۴۰۔ التوبۃ (۹) ۱

۴۱۔ ابن کثیر، اسماعیل، البدایۃ والنہایۃ (دار إحیاء التراث العربي، بیروت ۱۴۰۸/۱۹۸۸) ۵/ ۲۶۹۔

۴۲۔ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۲۱۶، حدیث نمبر: ۳۷۳۰۔

۴۳۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ۵/ ۲۴۱۔

۴۴ بخاری، الجامع الصحیح، ص: ۱۸۸، حدیث نمبر ۱۳۱۲۔

۴۵۔ محمد احمد باشمیل، حروب الردۃ (دار الفکر، بیروت، ۱۹۸۰ء) ص: ۲۴۔

۴۶ الفتح (۴۸) ۲۹۔

۴۷۔ التوبۃ (۹) ۱۰۰۔

۴۸۔ الزمر (۳۹) ۳۳۔

۴۹۔ التوبۃ (۹) ۴۰۔

۵۰۔ غافر (۴۰) ۲۸۔

۵۱۔ اللیل (۹۲) ۵-۷۔

۵۲۔ غزالی، محمد بن محمد، إحیاء علوم الدین ومعہ تخریج الحافظ العراقی رحمہ اللہ (المغنی عن حمل الأسفار فی تخریج ما فی الإحیاء من الأخبار) ۱/ ۳۳۷۔

۵۳۔ المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر: ۳۵۶۰۶۔

۵۴۔ المقدسی، محمد بن طاہر، ذخیرۃ الحفاظ، (دار السلف الریاض ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء) ۵/ ۲۷۳۸

۵۵۔ کیرانوی، رحمت اللہ بن خلیل الرحمن، الہندی، إظہار الحق ۲/ ۱۳۵۔

۵۶۔ کیرانوی، الہندی، إظہار الحق ۲/ ۱۳۵۔

۵۷۔ أبو یعلی، أحمد بن علی، المسند (دار المأمون للتراث دمشق، ۱۴۰۴/ ۱۹۸۴ء) حدیث نمبر ۶۱۶۷

۵۸۔ الحشر (۵۹) ۱۰۔

۵۹۔ ذہبی، محمد بن عثمان، تاریخ الاسلام (دار الکتاب العربی، ۱۹۸۷ء) ص: ۱۲۰۔